محترم جناب مفتی صاحب

السلام علیکم! کیا فرماتے ہیں۔ مفتیان کرام

تاریخ روانگی .... تاریخ واپسی

۸۱۲۵
۱۴۴۳/۳/۲۸
۱۴۴۳/۴/۵

سوال نمبر ۱	مفتی صاحب۔ مسجد کیساتھ متصل کمروں میں جماعت ثانیہ کرنا شرعاً کیسا ہے؟ ایک مولانا صاحب کہتے ہیں کہ ان کمروں میں جماعت ثانی کرنا بھی صحیح نہیں ہے۔ فرماتے ہیں کہ فقیہ الامت مولانا محمود الحسن گنگوہی نے اپنی مسجد میں جماعت فوت ہونے والوں کو مسجد کے صحن اور متصل کمروں میں بھی جماعت ثانی سے منع فرماتے تھے۔ آپ بطور دلیل فرماتے کہ شرعی مسجد میں جماعت ثانیہ کی ممانعت کی علت تقلیل جماعت ہے یہ علت مسجد کے صحن اور اس سے متصل کمروں میں بھی پائی جاتی ہیں اگر اس کی اجازت دی جائے۔ تو مسجد کی جماعت متاثر ہوگی (مستفاد از فتاوی قاسمیہ جلد ۶، ص ۲۲۸)
سوال نمبر ۲	اگر جماعت ثانیہ میں تین افراد ہوں تو عند الاحناف اس میں کراہت تحریمی ہے یا نہیں؟ ایک مولانا صاحب کہتے ہیں کہ اگر دوسری جماعت میں تین سے زائد افراد شریک ہوں تو جماعت ثانی مکروہ ہوگی ورنہ نہیں۔ "لو كانت الجماعة الثانية اكثر من ثلاثة يكره التكرار والا فلا" (رد المحتار باب الاذان ج دوم ص ۶۳)
سوال نمبر ۳	مسافر کیلئے مسجد محلہ میں جماعت ثانیہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ ایک مولانا صاحب کہتے ہیں کہ مسافر کیلئے بھی جماعت ثانی جائز ہے اسلئے کہ دور مسافر اور غیر مقامی لوگوں کی جماعت کیوجہ سے مسجد کی اصل جماعت متاثر نہیں ہوتی ہے اور جماعت ثانیہ کی ممانعت کی علت اصل جماعت کا متاثر ہونا ہے۔ اسلئے مقامی لوگوں کیلئے بہر حال مکروہ ہے غیر مقامی اور مسافر کیلئے جائز ہے۔ (جاری ہے)

مستفتی: حافظ دلاور (کوھاٹی)
0334-8251826
ای میل dilawerkhan.afridi@gmail.com
0334-8251826
واپسی پتہ: ذیشان بک سیلر خیبر مارکیٹ ڈاکخانہ بلی ٹنگ ضلع کوھاٹ
بقلم۔ محمد شبیل نوحقانی

Scanned with CamScanner

اور بطورِ دلیل کے بدائع الصنائع کا حوالہ پیش کرتا ہوں

"وتقليل الجماعة مكروه، بخلاف المساجد التي على قوارع الطرق لأنها ليست لها أهل معروفون، فأداء الجماعة فيها مرة بعد أخرى لا يؤدي إلى تقليل الجماعات، وبخلاف ما إذا صلى فيه غير أهله لا يؤدي إلى تقليل الجماعة؛ لأن أهل المسجد ينتظرون أذان المؤذن المعروف فيحضرون.

(بدائع الصنائع، كتاب الصلوٰة، فصل في بيان محل وجوب الأذان ١/٣٨١)

مفتی صاحب - جمہور فقہاء احناف کے نزدیک مفتیٰ بہ قول ان صورتوں کے بارے میں کیا ہے؟ رہنمائی فرمائیں نوازش ہوگی

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

مسجد کے ساتھ ایسا متصل کمرہ جو حدود مسجد میں شمار کیا جاتا ہو، شرعاً وہ مسجد کے حکم میں ہی ہے، اور ان کمروں میں دوسری مرتبہ جماعت سے نماز پڑھنا پڑھانا اسی طرح مکروہ ہے جیسے مسجد میں مکروہ ہے، کیونکہ محلہ کی مسجد میں جہاں مؤذن وامام متعین ہو، وہاں جماعتِ ثانیہ کروانا مکروہ ہے، ممانعت کی اصل وجہ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عملِ مبارک ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ انصار میں صلح کرانے تشریف لے گئے، واپس تشریف لائے تو مسجد میں جماعت سے نماز ہو چکی تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر تشریف لے گئے، اور گھر والوں کو جمع کر کے ان کو جماعت سے نماز پڑھائی، مولانا صاحب کی بات بھی درست ہے کہ حضرت فقیہ الامت مولانا مفتی محمود الحسن گنگوھی رحمہ اللہ نے بھی یہی بات ذکر فرمائی ہیں، اور عام فقہاء کرام رحمہم اللہ نے عقلی طور پر اس بات کو ذکر فرما کر مسجد میں جماعتِ ثانیہ کو مکروہ کہا ہے، تاہم اگر وہ کمرہ مستقل طور پر مسجد سے الگ شمار ہوتا ہے، تو اس صورت میں وہاں جماعت کرانے کی عادت بنالینا تو شرعاً درست نہیں ہے، کیونکہ اس صورت میں لوگوں کی عادت ہو جائے گی کہ وہ مسجد کی جماعت چھوٹنے کی پرواہ نہ کریں گے، اس طرح مسجد کی اصل نماز میں تقلیل جماعت لازم آئیگی جو کہ شریعت میں ناپسندیدہ ہے، البتہ اگر کبھی کوئی مجبوری ہو جائے تو ایک آدھ مرتبہ کرانے کی شرعاً اجازت ہوگی، حضرت مفتی محمود الحسن گنگوہیؒ کا بھی ممکن ہے کہ یہ ہی مقصد ہو۔

رد المحتار علی الدر المختار (۱/۳۹۵) ط سعید:

(قوله: وتكرار الجماعة) لما روى عبد الرحمن بن أبي بكر عن أبيه «أن رسول الله - صلى الله عليه وسلم - خرج من بيته ليصلح بين الأنصار فرجع وقد صلى في المسجد بجماعة، فدخل رسول الله - صلى الله عليه وسلم - في منزل بعض أهله فجمع أهله فصلى بهم جماعة» ولو لم يكره تكرار الجماعة في المسجد لصلى فيه. وروي عن أنس " أن أصحاب رسول الله - صلى الله عليه وسلم - كانوا إذا فاتتهم الجماعة في المسجد صلوا في المسجد فرادى " ولأن التكرار يؤدي إلى تقليل الجماعة; لأن الناس إذا علموا أنهم تفوتهم الجماعة يتعجلون فتكثر وإلا تأخروا. اهـ. بدائع. وحينئذ

دار الافتاء جامعہ خلیل الاسلامیہ

Scanned with CamScanner

فلو دخل جماعة المسجد بعد ما صلى أهله فيه فإنهم يصلون وحدانا، وهو ظاهر الرواية ظهيرية.

بدائع الصنائع (۳۷۹/۱) طبیروت:

ما روى عبد الرحمن بن أبي بكر عن أبيه - رضي الله عنهما - أن رسول الله - صلى الله عليه وسلم - خرج من بيته ليصلح بين الأنصار لتشاجر بينهم فرجع وقد صلى في المسجد بجماعة فدخل رسول الله - صلى الله عليه وسلم - في منزل بعض أهله فجمع أهله فصلى بهم جماعة، ولو لم يكره تكرار الجماعة في المسجد لما تركها رسول الله - صلى الله عليه وسلم - مع علمه بفضل الجماعة في المسجد.

وروي عن أنس بن مالك - رضي الله عنه - أن أصحاب رسول الله - صلى الله عليه وسلم - كانوا إذا فاتتهم الجماعة صلوا في المسجد فرادى; ولأن التكرار يؤدي إلى تقليل الجماعة; لأن الناس إذا علموا أنهم تفوتهم الجماعة فيستعجلون فتكثر الجماعة، وإذا علموا أنها لا تفوتهم يتأخرون فتقل الجماعة، وتقليل الجماعة مكروه،

چنانچہ فتاویٰ قاسمیہ میں ہے:

محلہ کی مسجد میں باضابطہ جماعت ہوجانے کے بعد اس سے متصل دائیں بائیں حجرہ میں محلہ کے لوگوں کے لئے اور روزانہ کے نمازیوں کیلئے الگ سے جماعت کرنے کی ایسے ہی ممانعت ہے، جیسے حدود مسجد میں ممانعت ہوتی ہے، اسلئے کہ اصل جماعت جس طرح حدود مسجد میں جماعت ثانیہ کی وجہ سے متاثر ہوتی ہے اسی طرح حدود مسجد سے متصل کمرہ میں جماعت ثانیہ کرنے کی وجہ سے بھی متاثر ہوتی ہے۔

(۲) فقہاء کرام کے اس میں مختلف اقوال مذکور ہیں کہ جماعتِ ثانیہ میں کتنے افراد ہوں تو اس سے کراہت لازم آئیگی، اس میں اصح قول یہی ہے کہ اگر جماعتِ ثانیہ میں بھی جماعتِ اولیٰ کی طرح اجتماع واہتمام کیا جائے تو اس صورت میں کراہت لازم آئیگی، تین افراد سے کراہت لازم نہیں آئیگی۔

رد المحتار علی الدر المختار (۳۹۵/۱) طسعید:

وعن أبي حنيفة لو كانت الجماعة أكثر من ثلاثة يكره التكرار وإلا فلا. وعن أبي يوسف إذا لم تكن على الهيئة الأولى لا تكره وإلا تكره وهو الصحيح، وبالعدول عن المحراب تختلف الهيئة كذا في البزازية.

Scanned with CamScanner

بدائع الصنائع (۱/۳۷۹) ط بیروت:

أن تكرار الجماعة في مسجد واحد هل يكره؟ فهو على ما ذكرنا من التفصيل والاختلاف. وروي عن أبي يوسف أنه إنما يكره إذا كانت الجماعة الثانية كثيرة، فأما إذا كانوا ثلاثة، أو أربعة فقاموا في زاوية من زوايا المسجد وصلوا بجماعة لا يكره. وروي عن محمد أنه إنما يكره إذا كانت الثانية على سبيل التداعي والاجتماع، فأما إذا لم يكن فلا يكره.

(۳) مسافر لوگ اگر کسی جگہ پہنچے، اور وہاں جماعت سے نماز ہو چکی تھی تو ان کو اجازت ہے کہ وہ مسجد میں بغیر کسی اہتمام اور اجتماع کے اپنی جماعت کرالیں، لیکن ان کے لئے بہتر اور افضل یہی ہے کہ وہ مسجد کی حدود سے الگ ہو کر اپنی جماعت کرا کر نماز پڑھ لیں۔

الفتاوی الہندیہ (۱/۱۱۷) ط رشیدیہ:

ولو صلى فيه غير أهله بالجماعة فلا بأس لأهله أن يصلوا فيه بالجماعة. كذا في محيط السرخسي.

بدائع الصنائع (۱/۳۸۰) ط بیروت:

وبخلاف ما إذا صلى فيه غير أهله؛ لأنه لا يؤدي إلى تقليل الجماعة؛ لأن أهل المسجد ينتظرون أذان المؤذن المعروف فيحضرون حينئذ------------------فقط واللہ اعلم

كتبه العبد
معاویہ غازیانی
المتخصص فی الافتاء
بمعهد الخليل الاسلامی
بہادرآباد کراچی
۱۴۴۳/۴/۳
۲۰۲۱/۱۱/۹

الجواب صحیح

الجواب صحیح

المجیب صحیح

ناظم دارالافتاء معہد الخلیل الاسلامی
۳/۲۲۵-بہادرآباد-کراچی

دار الافتاء
فتوی نمبر ۶۰-۲۱۰۵۸
مؤرخہ ۱۴۴۳/۴/۱۰
۲۰۲۱/۱۱/۱۶

Scanned with CamScanner